روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | بدھ ۲۷ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۹ وفا ۱۳۷۱ ہش، ۲۹ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت اور خشیت سے حصولِ مقصدِ حیات

انسان محبت اور خشیت اللہ کے نتیجہ میں اپنی زندگی کے مقصد کو پا لیتا ہے۔ پس خلاصہ یہ نکلا کہ انسان کی ساری قربانیوں کی بنیاد ہے تربیت کے اس عروج پر جسے ہم ایک "اطاعت" کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے احکام کو بشاشت کے ساتھ اور محبت اور پیار کے ساتھ ماننے والے ہوں۔

(اقتباس۔ خطبہ حضرت امام جماعت الثالثؒ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۷۸ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آج کل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے۔ دراصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیاء کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال ان سے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جب کہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو وہ اس کے نزدیک نہیں جاتا اور نہیں کھاتا کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤں گا تو مر جاؤں گا۔ پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک، خالق اور قادر جان کر نافرمانی کیوں کرتا؟ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۸)

رات کو علیحدگی میں بھی اپنے خالق و مالک کو یاد کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"رات کو اگر تم جنابِ الٰہی کو یاد کیا کرو تو تمہاری روح کو جنابِ الٰہی سے بڑا تعلق ہو جائے۔ (صاحب ایمان) اگر خدا ہی توجہ کرے تو سب مشکلات آسانی سے دور ہو جائیں۔ (۔) اللہ تعالیٰ کا نام لو اور رات کو جہان سے منقطع ہو جاؤ۔

(صاحب ایمان) کو حضرت یوسفؑ کے بیان میں پتہ لگ سکتا ہے کہ جس شخص کا کسی چیز سے صحبت و تعلق بڑھ جاتا ہے تو وہ اپنے محبوب کا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر کر ہی دیتا ہے۔ میں جن جن شہروں میں رہا (ل) اپنی مجلس میں مجھے ان کی صحبت سے کبھی نہ کبھی ذکر کرنا پڑتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مجلس میں دو شخص آئے اور کہا کہ ہم نے ایک خواب دیکھی۔ اس کی تعبیر بتلا دو۔ آپؑ نے فرمایا۔ کھانے کے وقت سے پہلے ہم آپ کو تعبیر بتلا دیں گے۔ پھر آپؑ نے کہا کہ دیکھو ہم کو علمِ تعبیر کیوں آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے شرک کو چھوڑا تم بھی چھوڑ دو، دیکھو دو گھروں کا ملازم ہمیشہ مصیبت میں رہتا ہے کام کے وقت ہر ایک یہ کہتا ہے کہ کیا تو ہمارا ملازم نہیں۔ لیکن تنخواہ دینے کے وقت کہتے ہیں کہ کیا دوسرے کا کام نہیں کیا؟ اس لطیف طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام نے شرک کی برائیاں بیان کیں اور پھر یہ بھی کہا کہ انبیاء پر ایمان لانا اور خدائے واحد کو ماننا ضروری ہے۔ (تجھے دن کے وقت بہت سا کام ہوتا ہے) کے یہی معنے ہیں کہ انسان دل میں ذکرِ الٰہی سے غافل نہ رہے۔

(اور تو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر) رات کو علیحدگی میں اپنے مالک کو یاد کرو اگر تم کو یہ خیال پیدا ہو علیحدہ رہنے سے کیا فائدہ ہوگا تو یاد رکھو کہ (وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس اسی کو کارساز بنا) پس یاد رکھو کہ جس پاک ذات نے تجھ کو علیحدگی اختیار کرنے کو کہا ہے وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کو اپنا کارساز سمجھو۔ وہ تم کو سب کچھ دے گا۔

پس میرے بھائیو! غور کرو تم نے دن میں بہت کام کیا ہے۔ رات ہو گئی۔ سونا اور مرنا برابر ہے۔ ایسے وقت میں سوچو کہ تم نے جنابِ الٰہی کی کس قدر یاد کی ہے؟"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد محمود صاحب پانی پتی لاہور سے اطلاع دیتے ہیں:
مخلص خادم سلسلہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریس سیکرٹری لندن کو ۶۔ جولائی ۹۲ء ہارٹ اٹیک ہوا۔ فوری طور پر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ دس دن ہسپتال رہ کر اب اللہ کے فضل سے گھر آ گئے ہیں تاہم ڈاکٹروں نے مزید مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

ناگزیر وجوہ کی بناء پر اکیڈمی میں ایف ایس سی کلاس میں داخلہ کے لئے ترمیم شدہ پروگرام یہ ہے:

فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست ۱۹۹۲ء

انٹرویو ۲۔ اگست ۱۹۹۲ء

پرنسپل
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

اعلان داخلہ

پاک جرمن پراجیکٹ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف مائننگ ٹیکنالوجی کاٹس چوآ سیدن شاہ ضلع چکوال میں مائننگ سب انجینئر کے تین سالہ کورس میں داخلہ شروع ہے، مندرجہ ذیل قابلیت کے حامل طلبہ داخلہ کے لئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

تعلیمی معیار:۔ میٹرک سائنس کم از کم سیکنڈ ڈویژن۔

حد عمر:۔ زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء ہے۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ ۔ وفا ۱۳۷۱ ہش   ۲۹ ۔ جولائی ۱۹۹۲ء

قربانی کی روح

قربانی تو کوئی چیز قربان کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مال ہو۔ عزت ہو۔ وقت ہو یا جان ہو ان میں سے کسی کو قربان کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ لیکن قربانی بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جو لی جاتی ہے اور ایک وہ جو دی جاتی ہے۔ لی جاتی ہے کا مطلب ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس بات پر مجبور کر دیتا ہے کہ کچھ قربان کیا جائے۔ انسان چاہے یا نہ چاہے اسے وہ چیز چھوڑنی پڑتی ہے۔ اور اس طرح انسان قربانی کے باوجود انقباض محسوس کرتا ہے اور قربانی دینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان جان بوجھ کر ۔ یا شائد یہ کہنا چاہیئے۔ کہ جانتے ہوئے۔ کہ وہ کوئی چیز قربان کر رہا ہے۔ کچھ قربان کرے۔ اور اس طرح اپنے دل میں خوشی بھی محسوس کرے کہ اس نے واقعی قربانی کی ہے۔

پہلی قسم کی قربانی وقتی ہوتی ہے اور بعض اوقات مجبوری کے تحت ہوتی ہے اور اس قربانی کے بعد انسان تہیہ کرتا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ دوسری قربانی میں تسلسل ہوتا ہے: اور قربانی کی روح کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ انسان ہر وقت تیار رہتا ہے کہ جب بھی موقعہ آئے گا وہ ضرور قربانی دے گا۔ چاہے موقعہ کبھی بھی نہ آئے لیکن قربانی کی روح اس بات پہ آمادہ رکھتی ہے کہ قربانی کی جائے۔

ثواب تو دونوں قسم کی قربانی میں ملتا ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں قربانی کی روح میں چونکہ تسلسل ہوتا ہے اور بشاشت اور ارادے کے ساتھ کی جاتی ہے اس کا ثواب یقیناً زیادہ ہی ہوگا بلکہ قربانی کی روح کی موجودگی میں جو وقت قربانی کا نہیں ہوتا وہ بھی قربانی ہی میں شمار ہوتا ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ جو خدمت کرنے کا انتظار کرتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں کہ گویا خدمت کر رہے ہیں۔ عبادت کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے کہ جو دارالذکر میں اجتماعی عبادت کا انتظار کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ گویا سارا وقت عبادت ہی کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہر قسم کی قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ وقتی قربانی کا وقت آئے تو اس کے لئے بھی موقعہ ہمیں تیار پائے۔ اور اگر تیار نہ بھی پائے تو موقعہ مل جائے کہ قربانی کر لی جائے۔ اور اس سے آگے بڑھ کر ہمیں قربانی کی روح بھی عطا فرمائے۔ قربانی کے ارادے کا تسلسل عطا فرمائے۔ ہم ہر وقت اس بات کے لئے تیار رہیں کہ جو کچھ بھی ہمیں قربان کرنے کے لئے کہا جائے گا ہم بشاشت کے ساتھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ آخر جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہے کس کا۔ خدا ہی کا تو ہے۔ پھر ہم ہمہ وقت اس سے کوئی چیز یا کسی چیز کا کوئی حصہ واپس کرنے کے لئے تیار کیوں نہ رہیں۔

مرے وطن کی فضاؤ! بدل بھی جاؤ تم
لہو کے چھینٹے اُڑانے سے باز آؤ تم
ہر ایک شخص سے ہر شخص اب ہراساں ہے
سکونِ قلب کی خاطر قدم اُٹھاؤ تم

ابوالاقبال

سب چھوڑ کر جہاں کو ہم تیرے دَر پہ آئے
اِک تیز روشنی ہے، بھاگے ہیں سارے سائے
اپنی طرف بُلائے اور یار سے ملائے
دیکھا ہے جب سے تجھ کو، اب اور کچھ نہ بھائے
سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے
تُو نے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے
"یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی"

اِک کیف ہے جو ہر دم دل کو اُچھالتا ہے
گرداب میں گھروں کو سالم نکالتا ہے
وہ مجھ کو دیکھتا ہے، وہ مجھ کو بھالتا ہے
غم سے نکالتا ہے، دردوں کو ٹالتا ہے
کرتا ہے پاک دل کو، حق دل میں ڈالتا ہے
"یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی"

رحمت تری ہمیشہ اور فیض تیرے جاری
یاروں کا یار تُو ہے، انمول تیری یاری
دستِ سوال لے کر آئے ترے بھکاری
"میری دعائیں ساری کریو قبول باری
مَیں جاؤں تیرے واری کریو مدد ہماری
ہم تیرے دَر پہ آئے لے کر اُمید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی"

محمد احمد حامی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں۔ تو پھر خوف الٰہی کا اثر کیوں کر نہ ہو۔ چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو انہیں میں سے نکل کر چلے گئے۔ لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گذر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ خوف الٰہی دل پر غالب رہے۔ جب تک انسان طولِ اَمل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کر لے تب تک اس سے غفلت دُور نہیں ہوتی۔ چاہیئے کہ انسان دعا کرتا رہے۔ یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے نور نازل کر دے۔ جوئندہ یابندہ۔"
(ملفوظات جلد اول صفحہ ۵۷ ۔ ۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

وَمَا النَّفْسُ یَا مِسْکِیْنُ! اِلَّا وَدِیْعَۃٌ
وَلَا بُدَّ یَوْمًا اَنْ تُرَدَّ وَتُحْضَرُ

اور اے مسکین جان تو ایک امانت ہے اور ایک دن ضرور ہے کہ تو واپس کیا جائے اور حاضر کیا جائے۔

اَتَبْغِی الْحَیَاۃَ وَلَا تُرِیْدُ ثِمَارَھَا
وَمَا ھِیَ اِلَّا لَعْنَۃٌ لَوْ تُفَکِّرُ

کیا تو زندگی چاہتا ہے اور اس کے پھل نہیں چاہتا۔ اور بغیر پھل کے زندگی ایک لعنت ہے اگر تو سوچے تو۔

اَغَرَّتْکَ دُنْیَاکَ الدَّنِیَّۃُ زِیْنَۃً
حِذَارِ مِنَ الْمَوْتِ الَّذِیْ ھُوَ یَبْدُرُ

کیا تیری ذلیل دنیا نے تجھے مغرور کر دیا۔ اس موت سے ڈر جو یکطرفہ تیرے پر وارد ہوگی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس نہایت اہم نکتے کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ محض سانس لینا اور جیتے رہنا تو کوئی بات نہ ہوئی۔ جب تک انسان اس طرح زندگی نہ گذارے کہ اس کا پھل اسے ملے اس وقت تک زندگی زندگی کہلانے کی حقدار نہیں ہے آخر محض سانس لینا اور اس دنیا میں جیتے رہنا کس کام کا۔ اگر وہ کوئی ایسی بات نہیں کہتا جس سے دوسروں کو فائدہ ہو اور کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس سے انسانیت اس کی ممنون ہو سکے تو اس کا کیا فائدہ۔ اسی قسم کی باتیں زندگی کا پھل کہلاتی ہیں۔ آپ نہ صرف جیئے بلکہ اس طرح جیئے کہ اس کا جینا بامعنی ہو۔ دراصل انسان کو دنیا کی بعض چیزیں اس طرح مغرور کر دیتی ہیں کہ وہ اس بات کو بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آنے کا اس کا کیا مقصد مقرر فرمایا ہے۔ وہ یہاں کیوں آیا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور انسانوں کے حقوق کی ادائیگی نہیں کرتا تو اس کا یہاں آنا اور اس کا یہاں رہنا چاہے وہ کتنا لمبا عرصہ ہی کیوں نہ رہے بے معنی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر انسان ہمیشہ اس بات کو یاد رکھے کہ موت اس کے سر پر کھڑی ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ کب وہ اس کو اچک لے جائے گی۔ آخر موت کوئی نوٹس تو نہیں دیتی کہ میں آ رہی ہوں وہ تو یکدم اور یکدفعہ انسان پر وارد ہو جاتی ہے اور جب وارد ہوتی ہے تو انسان کسی طرح بھی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا کہ وہ اس دنیا کو خیرباد نہ کہے۔ اسے یہ دنیا چھوڑنی پڑتی ہے۔ اگر انسان اپنی موت کو یاد رکھے تو یقیناً اس کے لئے مغرور ہونے کی کوئی وجہ نظر نہ آئے گی۔ مغرور تو انسان اسی لئے ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس بہت کچھ ہے اور میں نے بہت دیر یہاں رہنا ہے۔ اور جو کچھ میرے پاس ہے اس کو میں جس طرح چاہوں استعمال کروں۔ اور جس کے خلاف جو چاہوں وہ کروں۔ لیکن اگر انسان کو یہ پتہ ہو کہ اس کی زندگی کے ایک لمحے کا بھی کوئی یقین نہیں دلا سکتا۔ تو یقیناً اس کے مال و منال اور اس کی دولت اور اس کا عہدہ اور مرتبہ اسے کسی طرح بھی مغرور نہیں کریں گے۔ وہ انکسار اور عجز کی زندگی بسر کرے گا۔ حضور اسی لئے پہلے شعر میں یہ فرماتے ہیں کہ انسان کی جان تو اس کے پاس امانت ہے۔ اور امانت کے متعلق سب جانتے ہیں کہ جو امانت کسی کے پاس رکھواتا ہے۔ وہ جب چاہے پوری کی پوری واپس لینے کا حقدار ہوتا ہے۔ یہ امانت انسان کے پاس اللہ تعالیٰ نے رکھوائی ہے۔ اور ایک دن لازم ہے کہ وہ واپس کی جائے۔ یعنی واپس اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹے اور اس کے پاس حاضر ہو کر اپنی باتوں اور اپنے کاموں اور اپنے رویے کے متعلق جوابدہی کرے۔ اگر انسان اپنی جان کا مالک نہیں ہے بلکہ یہ اس کے پاس ایک امانت ہے تو اسے ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیئے۔ اور یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیئے کہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ میں ایک اور لمحہ زندہ رہوں گا یا نہیں۔ اور انسان یہ محسوس کرنے لگے تو اس کا ہر قدم صحیح راستے پر پڑے۔ اس کا رویہ راست روی پر مبنی ہو اور وہ ہر شخص کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ گویا کہ ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انسانی زندگی کے عارضی ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور انسان کو یہ یاد دلایا ہے کہ اسے ایک لمحے کا بھی یقین نہیں ہو سکتا کہ وہ کب تک زندہ رہے گا۔ اس لئے اسے خدا ہی کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے اور ہر بات اور ہر کام ایسا کرنا چاہیئے جسے وہ اپنی زندگی کا پھل کہہ سکے اور پھل بھی میٹھا۔ اے خدا تو ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم ان اشعار کے مطابق اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور اس یقین سے پُر رہیں کہ تیرے پاس حاضر ہو کر ہم نے اپنی ہر بات اور ہر کام کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ اور اس لئے اس دنیا میں جتنا وقت بھی ہمیں ملے وہ ہم غنیمت جانیں اور اسے اچھی باتوں اور اچھے کاموں میں صرف کریں اور اللہ تعالیٰ ان باتوں اور ان کاموں کو ہمارے لئے ہماری زندگی کا پھل بنا دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقین عمل

میں نے انہیں کہا کہ آپ لڑکوں کو یہ بتائیں کہ (دینی) شعار ٹوپی پہننے میں ہے۔ ٹوپی اتارنے میں نہیں۔ ہاں اگر کسی کے پاس ٹوپی نہ ہو تو وہ ننگے سر بھی "دار الذکر" میں جا سکتا ہے۔ جس طرح یہ مغربیت ہوگی کہ کسی کے پاس ٹوپی ہو اور وہ پھر بھی اسے نہ پہنے اور ہر وقت بالوں کی مانگ نکالنے تیل ملنے اور کنگھی کرنے میں ہی مصروف رہے اسی طرح اگر کسی کے پاس ٹوپی نہ ہو اور پھر بھی وہ "دار الذکر" میں نہ جائے۔ یا کوئی اور کام کرنے سے ہچکچائے تو یہ بھی (دین) کے خلاف ہے۔ کہ کوئی شخص خاص قسم کی دھاری دار قمیص پہننا ہی ضروری سمجھے۔ اور اگر اس رنگ کی قمیض نہ ملے تو کوئی اور قمیض پہننا اپنے لئے ہتک کا موجب سمجھے اسی طرح یہ بھی (دین) کے خلاف ہوگا۔ کہ کسی کے پاس قمیض تو ہو مگر وہ ننگے بدن پھرنے لگ جائے۔ (دین) جسمانی حسن کی زیادہ نمائش پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اس طرح کئی قسم کی بدیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن (دین) یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ کوئی ننگے بدن پھرنے لگ جائے۔ کیونکہ ننگے بدن پھرنا بھی تو ایک قسم کی بدیاں پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ جس طرح (دین) یہ نہیں کہ خاص قسم کی پتلون ہو اس میں کوئی سلوٹ کا نشان نہ ہو۔ اور اس پر خاص قسم کا کوٹ ہو۔ اسی طرح (دین) یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اگر تمہارے پاس پاجامہ نہ ہو تو تم یہ کہو کہ ہم تہ بند باندھ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ اگر تمہارے پاس پاجامہ ہو اور تم پاجامہ کی بجائے لنگوٹی باندھ کر کہو کہ یہ سادگی ہے تو یہ (دین) کے خلاف ہوگا۔ اور اگر تم خاص قسم کی پتلون اور کوٹ پر زور دو تو یہ بھی (دین) کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ پاجامہ کے ہوتے ہوئے لنگوٹی باندھنا بھی تکلف ہے۔ اور خاص قسم کے کوٹ اور پتلون پر زور دینا بھی تکلف ہے۔ جس طرح یہ تکلف ہے۔ کہ انسان شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر گھنٹہ گھنٹہ ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹے اپنی آرائش میں مشغول رہے۔ اور استرے اور صابن سے اپنی داڑھی کے بالوں کو اس طرح صاف کرے جس طرح ماں کے پیٹ سے اس کے کلّے نکلے تھے۔ اسی طرح یہ بھی تکلف ہے کہ انسان ننگے بدن پر بھبھوت مل کر بیٹھ جائے۔ یہ بھی تکلف کرنے والا ہے۔ جو کوٹ اور پتلون پہن کر اور داڑھی منڈا کر اور بالوں میں مانگ نکال کر اور نکٹائی پہن کر باہر نکلتا ہے۔ اور وہ بھی تکلف سے کام لیتا ہے جو باوجود مقدرت کے ننگے بدن لنگوٹی یا تہ بند باندھ کر نکل کھڑا ہوتا ہے۔ پھر جس طرح وہ تکلف کرتا ہے جو کوٹ اور پتلون پہن کر اس طرح چلتا ہے کہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کوئی آدمی چل رہا ہے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کوئی مشین چل رہی ہے۔ میں نے ہاؤس آف لارڈز کے جلسوں میں انگریز نوابوں کو اس طرح چلتے دیکھا ہے۔ مجھے تو ان کو دیکھ کر ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی آدمی بے ہوش ہو اور اس کے ساتھ ڈنڈے باندھ کر کوئی کل لگا دی گئی ہے بالکل معلوم ہی نہیں ہوتا تھا آدمی چل رہا ہے۔ ایسی آہستگی سے اور سوچ سوچ کر قدم اٹھاتے ہیں کہ ان کا چلنا بھی تکلف معلوم ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو شخص بلاوجہ دوڑ پڑتا ہے وہ بھی تکلف سے کام لیتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ

باقی صے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرت!

حیاتیات کے ماہرین کے مطابق جانداروں کی گروہ بندی ضروری تھی۔ اور اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ مثلاً

۱۔ ایک دوسرے سے فرق اور مشابہت کی بناء پر جب ہم جانداروں کی گروہ بندی کرتے ہیں تو اس سے پہچان میں آسانی ہوتی ہے۔

۲۔ چونکہ ہر ملک اور اس کے مختلف علاقوں میں ایک ہی قسم کے پودے یا جانور کو مقامی نام سے پکارا جاتا ہے۔ تو دوسرے ملکوں یا اسی ملک کے دوسرے علاقوں میں سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ چنانچہ گروہ بندی کے ذریعے ایک ہی نوع کے جانداروں کا ایسا نام رکھ دیا جاتا ہے جو بین الاقوامی طور پر سمجھا جاسکے۔

۳۔ ایک اور بڑا فائدہ گروہ بندی کا یہ بھی ہے کہ جانداروں کو اس طرح فطری طور پر ترتیب دیا گیا ہے کہ ان کے باہمی تعلقات اور مشترکہ مورثِ اعلےٰ کا پتہ چل سکتا ہے۔

اب جہاں تک کرۂ ارض پر موجود حیات کی مختلف اقسام کا تعلق ہے۔ تو سائنسدانوں کے نزدیک ۵ کروڑ اور بعض کے اندازے میں تین کروڑ ہے۔ جن میں سے ۱۴ لاکھ کو ابھی تک ہم صرف ناموں کی حد تک جان سکتے ہیں۔ اور انہی کی مختلف جہتوں سے گروہ بندی کی گئی ہے۔ جن میں انسان کا نام۔ (HOMO SPEIENS) ہوموسیپی انز ہے۔ اور یہ (MAMMALS) میملز یعنی دودھ پلانے والے جانوروں میں شمار ہوتا ہے۔ پھر مزید تقسیم میں انسان کا تعلق جس گروہ کے ساتھ ہے اس کی تعریف یوں ہے۔

(PRIMATES OR MAMMALS WITH HIGHLY DEVELOPED BRAIN) یعنی بڑے دماغ والے حمالیہ۔ مطلب یہ کہ ان کے دماغ میں سوچنے سمجھنے کی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بندر، گوریلا اور چیمپینزی اسی گروہ کے رکن ہیں مگر انسان کا دماغ ان سب کے مقابلے میں بہت زیادہ ترقی یافتہ اور پیچیدہ ہے۔ اور عقلی طور پر یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ کرۂ ارض پر انقلاب صرف حضرت انسان ہی لاسکتا تھا۔ اور خود خدا تعالےٰ کا فرمان ہے کہ ”تمام گروہوں میں سے صرف انسانوں کو اپنے رب کی طرف اکٹھا کرکے لے جایا جائیگا۔“

گویا حساب اور پوچھ گچھ کا تعلق صرف انسان سے ہے کیونکہ وہ اشرف المخلوقات ہے۔ اور کئی جگہوں پر یہ وضاحت بھی فرمادی ہے۔ کہ زمین پر موجود تمام چیزوں کو انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ دوسرے جاندار ہماری ضروریات پوری کرنے کا ذریعہ تو ہیں۔ مگر ایسے نہیں کہ ان میں سے کوئی گروہ ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے۔ اور اس کی نسل معدوم کردی جائے۔ وہ چاہے حقیر سے حقیر جاندار ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود گروہوں کا ذکر کرکے زمین پر موجود ہر چھوٹی بڑی مخلوق کے زندہ رہنے کے حق کی ترجمانی کی ہے۔ اور انسان کو یہ علم عطا کرکے خدا تعالےٰ کی مخلوق کے احترام اور تحفظ کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

اب انسان جس کا علم محدود ہے اور وہ پوری طرح حیات کی اقسام کا اندازہ بھی نہیں لگا سکا۔ اور وہ چودہ(۱۴) لاکھ جن کو وہ جان چکا ہے ان میں سے بھی صرف چند فیصد سے مستفید ہوا ہے۔ اگر وہ خود ہی خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ چیزوں کو مٹانے پر تل جائے تو یہ بہت بڑا ظلم ہوگا۔

اب یہاں ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کسی نوع کو کس طرح ختم کرتا ہے؟ یقیناً اس کے بہت سے جواب ہوسکتے ہیں۔ مگر میرا جواب یہ ہے کہ قدرتی ماحول کو ختم کرنے سے۔ آیئے اس بات کو سمجھنے کے لئے ہم قدرتی ماحول کا جائزہ لیتے ہیں۔ ایک مخصوص قطعۂ ارض جس پر ہر طرح کے جاندار یعنی نباتات اور حیوانات موجود ہیں۔ اسے ہم مسکن کا نام دیں گے۔ مسکن چھوٹے سے چھوٹا گھر کا باغیچہ اور بہت بڑا جنگل بھی ہو سکتا ہے۔ اب اس مسکن میں جتنے بھی جاندار رہ رہے ہیں ان سب کو ہم ایک (کنبہ) کہیں گے اور کنبہ میں موجود ہر نوع کی تعداد کو اس نوع کی آبادی کہیں گے۔ مثلاً کسی مسکن یا جنگل میں ۲۰ نیل گائے ہیں تو کہیں گے کہ نیل گائے کی آبادی بیس(۲۰) ہے۔ اور یہ سب مل کر قدرتی ماحول بناتے ہیں۔ قدرتی ماحول بنیادی طور پر خود کفیل ہوتا ہے۔ اور قدرتی عوامل یعنی پانی، ہوا اور سورج کی روشنی اس کے ممد اور معاون ہوتے ہیں۔ اور مسکن میں موجود ہر جاندار کا دوسرے جاندار سے بالواسطہ یا بلاواسطہ گہرا تعلق اور انحصار ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک نوع کی آبادی کی کمی یا زیادتی دوسری نوع کی آبادی پر لازماً اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ تعلق اور انحصار کئی طرح کے ہوتے ہیں مثلاً۔

۱۔ اگر غذائی لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ تعلق یوں ہوگا کہ ایک پودا زمین سے نمکیات اور پانی لے کر سورج کی روشنی کی مدد سے اپنی خوراک بناتا اور زندگی کو قائم رکھتا ہے۔ پھر ایک خرگوش اس پودے کو کھا کر زندہ رہتا ہے۔ پھر خرگوش سے بڑے جاندار یعنی باز یا لومڑی شکار کرکے اسے خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور جب لومڑی یا باز مرتے ہیں تو مختلف قسم کے خورد بینی جاندار یعنی بیکٹیریا وغیرہ ان کے جسم کی توڑ پھوڑ کرکے اپنی غذا بناتے ہیں۔ اور اس توڑ پھوڑ کے بعد اسے ایسے مادوں میں تبدیل کردیتے ہیں جن کو پودے غذا کے لئے زمین سے حاصل کرتے ہیں۔ اور یوں ایک غذائی زنجیر سی قائم ہوتی ہے۔

۲۔ تحفظ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو قدرتی ماحول میں ایک جاندار دوسرے کو بقاء کے لئے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ مثلاً پرندے اور گلہریاں درختوں کے تنوں اور شاخوں پر گھر بنا کر رہتے ہیں۔ اور یوں قدرتی آفات وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح سبز رنگ کے گھنے درخت سبز رنگ کے پروں والے طوطے کو، درختوں کے جھنڈ میں ان کے مٹیالے تنوں کی آڑ میں مٹیالے رنگ کے ہرن کو، اور سوکھی ہری ملی جلی گھاس دھاری دار چیتے کا اس کے دشمنوں سے دفاع کرتی ہے۔ چونکہ کسی پودے کا دفاع یہی ہے کہ اس کی نسل بہت زیادہ تعداد میں اور وسیع علاقے میں پھیل جائے۔ لہٰذا جانور انکی مدد کرتے ہیں۔ مثلاً رس چوسنے والے کیڑے مکوڑے یا پرندے پولی نیشن (پھولوں کی بار آوری) کے وقت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور ان کے بیجوں کو اِدھر اُدھر بکھیرنے میں بھی معاون ہوتے ہیں۔

۳۔ بعض جاندار ایسے ہیں جو آزاد رہ کر زندگی نہیں گذار سکتے۔ چنانچہ وہ دوسرے جانداروں کے جسم میں اندرونی یا بیرونی طور پر مہمان کی طرح زندگی گزارتے ہیں یا نشوونما کی ایک خاص کڑی وہاں گزارتے ہیں۔ ان کو (پیراسائیٹ) یا طفیلیے کہتے ہیں۔ مثلاً پودوں میں بیل دار پودے درختوں کے گرد لپٹ کر رہتے ہیں۔ اور جانوروں میں بیرونی طور پر جونک اور جوئیں وغیرہ اور اندرونی طور پر مختلف قسم کے کیڑے جو پیٹ وغیرہ میں رہتے ہیں۔ اور ملی جلی مثالیں مثلاً حشرات پودوں پر انڈے دیتے ہیں پھر لاروے (سنڈیاں) بن کر وہاں رہتے ہیں اور پھر وہیں پیوپا (اپنے گرد خول بنا کر) کی حالت میں رہتے ہیں۔

۴۔ اسی طرح پودے جو کہ قدرت کی نہایت صاف ستھری فیکٹریاں ہیں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور سورج کی روشنی سے اپنی خوراک تیار کرتے ہیں۔ اور اس عمل کے دوران آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ اب دوسری طرف یہی آکسیجن حیوانات کی زندگی کی بنیاد ہے۔ جس کو وہ پودوں کے خارج کرنے پر ہوا سے سانس کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ اب جانور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں جو کہ پودوں کے لئے ضروری ہے۔ گویا یوں بھی ایک قدرتی زنجیر بنتی ہے۔

قدرتی ماحول میں پرسکون زندگی بسر کرنے والے کنبہ میں سے ایک نوع کو ختم کریں گے تو اس پر انحصار کرنے والے دوسرے جاندار کی آبادی ختم ہوجائے گی۔ مثلاً درختوں کو کاٹیں گے تو ان پر انحصار کرنے والے پرندے ختم ہونگے۔ اور پھر پرندے جو کہ چھوٹے پرندوں کو کھاتے ہیں ان کی آبادی ختم ہوجائے گی۔ اور یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ انسان بالواسطہ یا بلاواسطہ کئی انواع کو ختم کرچکا ہے۔ یا کررہا ہے۔

اگر اپنے عزیز وطن پاکستان میں ہی دیکھا جائے تو تقریباً ڈیڑھ صدی قبل بلوچستان، سندھ اور خاص طور پر پنجاب کے بعض مقامی درخت مثلاً ملھا بیری، جنڈ، وَن، کریر، فوگ، کھپ اور فراش وغیرہ بکثرت ہوا کرتے تھے۔ جن کے پھل نہایت خوبصورت، نرم، قوت بخش اور بہت زیادہ مقدار میں ہوتے تھے۔ جن کو سکھا کر گھروں میں محفوظ بھی کیا جاتا تھا۔ ان درختوں میں سے اکثر خار دار اور جھاڑی کی شکل میں ہونے کی وجہ سے دوسرے جانوروں کی قدرتی پناہ گاہیں تھیں اور قوت برداشت زیادہ ہونے کی وجہ سے اپنے دامن میں پرورش پانے والی مخلوق کا قدرتی آفات سے زیادہ بہتر طریقے سے دفاع کرسکتے ہیں۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ انہیں بیکار سمجھ کر ختم کر دیا گیا اور یوں قدرتی زنجیریں ٹوٹ گئیں

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم محمد سعید - ڈنمارک

مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب

نومبر-دسمبر ۹۱ء میں میں جرمنی میں تھا۔ اخبار الفضل پڑھنے کو نہ مل سکے۔ واپس ڈنمارک آکر ۲۰ دسمبر کا اخبار الفضل پڑھ کر معلوم ہوا کہ میرے ہم کلاس ہم مشرب و ہمدم در حقیقت میرے اصل بھائی ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی ایک ایکسیڈنٹ سے اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

مکرم ملک صاحب اور یہ خاکسار مدرسہ احمدیہ کے طالب علم تھے۔ بورڈنگ کی بیرک میں ہماری چارپائیاں آمنے سامنے بچھا رکھی گئی تھیں۔ درمیان میں کتابوں کے لئے بکس دو رخہ کھلنے والا مشترک ہوتا تھا۔ نگران بورڈنگ ماسٹر غلام حیدر صاحب اور محاسب قریشی عطاء الرحمٰن صاحب تھے۔ حاضری بھی لیتے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (اللہ ان سے ہمیشہ راضی ہو) ہیڈ ماسٹر و ناظر ضیافت بھی تھے۔ ہر طالب علم کو باہم بھائی بھائی بن کر رہنے اور کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہ دینے کی، تاکیدی ہدایت تھی۔ لہٰذا مکرم ملک صاحب میرے بھائی تھے اور سارا عرصہ تعلیم ہم آپس میں بھائی بن کر رہے۔ ان دنوں بڑی کلاس والوں کے لئے اونچا کمرہ ہوتا جس میں وہ رہتے تھے۔ ان دنوں لائق طلباء میں سے وقیع الزمان صاحب، مولوی غلام باری صاحب، مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی و ساقی صاحب وغیرہ ہم تھے۔ اسی طرح مولوی محمد حفیظ صاحب و مولوی شریف احمد صاحب امینی فائنل میں تھے۔

اسی طرح استادوں کا ایک پاک ماحول تھا۔ تقریباً سارے ہی رفقائے حضرت اقدس تھے۔ روزانہ درس حدیث حضرت میر صاحب کا دلوں کو گداز کئے رکھتا سلامتی کا جو پاک ماحول تھا اس وقت کے طلباء ہی محسوس کر سکتے ہیں کہ آج وہ وقت یاد آنے پر دل کی کیا کیفیات ہوتی ہیں جن کا لکھنا مشکل ہے۔

ہماری کتابیں باوجود بکس اپنی اپنی طرف کھلتا تھا پھر بھی ادل بدل جاتیں۔ پہلے تو بحث ہو جاتی۔ مگر جب ہم کو معلوم ہوا کہ دوسرے طلباء کے مذاق کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ تو پھر کبھی شکایت نہ ہوتی۔ دونوں بکس اور بستروں کا خیال رکھتے۔

مکرم ملک صاحب بہت نیک خصلت کے مالک تھے۔ میں ابتداء سے ان کا واقف ہوں۔ درس حدیث میں حاضری۔ کھیل کے میدان میں حاضری۔ نمازوں کا شوق۔ حضرت میر صاحب کا فیض تھا۔ استادوں کا احترام۔ حضرت اقدس کی نظموں کو یاد کرتے گنگناتے۔ مکرم ملک صاحب قربانی کرنے والے ہوتے تھے۔ بعد میں واقعی قربانی کے لحاظ سے مجھ سے بہت آگے نکل گئے۔ پارٹیشن کے بعد امامت ثانیہ کے فیض کی تاثیر ان نے انکی روح کو مہمیز کا کام دیا۔ دردمند دل رکھنے والے فیاض طبع، صابر و شاکر، صالح، بے ریاء قسم کے نمازی اور حوصلہ مند طالب علم تھے۔ مذاق خوب کرتے۔

ہماری باہمی عادتوں کا ایک دوسرے کو خوب علم ہو چکا تھا۔ ان کو کسی وجہ سے بہت نیند آیا کرتی تھی دوسرے طالب علم مذاق کرتے۔ مذاقی نام رکھتے ملک صاحب زیر لب مسکراتے کے سوا کسی پر غصے نہ ہوتے۔ ہم نے باہم طے کر کے کچھ خاص طریقے ایجاد کر رکھے تھے کہ صبح صبح ایک جاگے تو دوسرا ابھی جاگ جائے۔ اس طرح صبح باوضو ہو کر پہلی صف میں بیٹھتے۔

ناشتہ اور کھانے کی میز پر ہم اکٹھے ہوتے تھے۔ بعد فراغت حضرت میر صاحب خود دعا سکھاتے اور پڑھاتے۔ مجھے ان کی طبیعت کا علم تھا جس کی وجہ سے مجھے اپنی جوڑی کے لئے قادیان سے باہر نواح کی ڈیوٹی پر نام لکھواتے۔ کئی ہزار باتیں ہیں۔ میری طبیعت میں تجسس تھا۔ ایک بار بڑے لڑکوں کو باہم باتیں کرتے سنا کہ کون کس قسم کی لڑکی سے شادی کرے گا۔ میں نے ملک صاحب کو بتایا کہ میں نے یہ سنا ہے۔ آپ بتائیں آپ کس قسم کی شادی پسند کریں گے۔ کہنے لگے پہلے تم بتاؤ میں نے کہا باری آپ کی ہے۔ مان گئے۔ پہلے تو ہم بے حد ہنسے پھر کہا اب میں سنجیدہ ہوں۔

میرا خیال یہ ہے کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں گا جو پکی نمازی ہو۔ وہ مجھے تمہاری طرح جگایا کرے اور پانی کا لوٹا بھر کر چارپائی کے آگے رکھ دیا کرے۔

اس پر میں نے ان کو کہا کہ آپ کسی لونڈی کی تلاش میں ہیں۔ جس پر بڑے قہقہے لگے۔ بعد ازاں کہا سعید لیں اب مذاق بند میں سنجیدہ ہوں۔ تمہیں میں سمجھتا ہوں کہ ایسی عورت سے شادی کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ خود نمازی ہوگی تو میری نماز میں خلل نہ ہوگا۔ پھر ایسی عورت سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ پکی نمازی ہوگی اور دین کی خادم۔ کیونکہ میری دلی خواہش ہے کہ میری جو اولاد ہو وہ اس سلسلہ کی خادم ہو کیونکہ نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ میرے اس بھائی یہ دلی خواہش پوری کرے۔

مکرم ملک صاحب نے جس جماعت کے فرد کی حیثیت سے وفات پائی ہے۔ وہ جماعت خوب جانتی ہوگی کہ ان کی عدم موجودگی سے کسقدر بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو خدمت دین کے میدان میں یہ خلاء پُر کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل فرمادے۔ اور جملہ پس ماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے

مقبول احمد ذبیح

ایک یادگار تصویر

۲۹ دسمبر ۱۹۹۱ء کی ایک صبح کو جبکہ دھند کی وجہ سے ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ جلسہ گاہ قادیان دارالامان میں ہونے والی مجلس مشاورت کے پہلے اجلاس سے واپس آتے ہوئے خاکسار بھی سیدی حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ میں شامل ہو گیا۔ راستہ میں دائیں بائیں کھڑے سکھ، ہندو، اور دیگر باشندے بڑے اشتیاق سے حضور اقدس کو ہاتھ ہلا ہلا کر سلام کر رہے تھے اور حضور بھی محبت بھری نگاہوں اور ہاتھ سے ان کے سلام کا جواب دیتے جا رہے تھے۔ حضور کچھ آگے بڑھے تو ایک سکھ جو کہ میلے کچیلے کپڑوں میں ملبوس بکھرے ہوئے بالوں والا غریب آدمی تھا۔ حضور کے ساتھ وفور محبت سے چمٹ گیا۔ حضور اقدس نے بھی اسے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ ارد گرد کھڑے لوگوں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو بے اختیار کہہ اٹھے کہ یہ شخص 'تر' گیا ہے۔ یہ شخص 'تر' گیا ہے۔ یعنی برکتیں حاصل کر گیا ہے۔

سیدی حضور اقدس جب بیت المبارک کے بیرونی گیٹ کے سامنے پہنچے تو پولیس کے بعض اعلیٰ افسران کی خواہش پر حضور نے ان کے ساتھ فوٹو بنوائے اور یہ 9 NAP خاکسار نے لئے اس موقعہ پر حضور نے فرمایا ہمیں بھی فوٹو بھیجنا۔

جلسہ گاہ سے بیت المبارک تک راستہ بھر کے حسین نظاروں کی وجہ سے میرا دل چٹکیاں لینے لگا کہ کاش عاجز بھی حضور کیساتھ ایک تصویر بنوا سکتا تاکہ اس تاریخی سفر کی انمٹ یاد قائم ہو جاتی۔ چنانچہ جب خاکسار حضور پر نور اور افسران پولیس کی فوٹو لے رہا تھا تو اسکے بعد عاجز نے حضور کی خدمت میں فوٹو کیلئے درخواست کر دی حضور نے نہائت بشاشت سے اجازت مرحمت فرما دی۔ میں نے فوراً اپنا کیمرہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لنڈن کو دے کر کلک کرنے کی درخواست کی اور یوں یہ یادگار فوٹو ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ محترم برادرم مولانا صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تصاویر کے تیار ہونے پر جب عاجز نے پولیس افسران کے ساتھ اور اپنے والی تصویر حضور انور کی خدمت میں ارسال کیں تو حضور نے عاجز کی فوٹو پر درج ذیل الفاظ اپنے دست مبارک سے رقم فرما کر واپس فرما دی۔

"عزیزم مقبول ذبیح صاحب (ـــــ)
محبت بھری دعاؤں کے ساتھ
خاکسار مرزا طاہر احمد
25.3.92"

حضور اقدس کا حضرت بیگم صاحبہ کی شدید بیماری کے ایام اور ہزارہا مصروفیات کے باوجود اس تصویر کو ملاحظہ فرما کر اس پر اپنے دست مبارک سے محبت و پیار بھرے الفاظ تحریر فرمانا شفقت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ جو میرے لئے انمٹ نقوش اور انمول خوشیاں بکھیر گیا ہے۔

حضور پر نور کی اس خاص شفقت و مودّت پر عاجز اور عاجز کے اہل خانہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ مولا کریم حضور کی عمر اور صحت میں برکتیں دے اور محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی وفات کے غم میں بہترین سہارا بنے اور حضور انور کی جملہ دعائیں کو خاکسار اور خاکسار کے اہل خانہ کے حق میں احسن طور پر قبول فرما کر ہمارے لئے دوامی برکتوں کے سامان پیدا فرمائے۔ صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کی اس انمٹ یاد کو خاکسار نے محفوظ کر لیا ہے۔

"ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"

اس بابرکت فوٹو میں درج ذیل دوست بھی نمایاں ہیں۔ مکرم ملک اشفاق احمد صاحب مکرم محبوب احمد صاحب، مکرم حافظ اختر رشید صاحب، مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب، مکرم خاور صاحب

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

سگریٹ نوشی کیونکر ترک کی جائے

عام انسان بنیادی طور پر کمزور ہے۔ اور بہت جلد دوسروں کے زیر اثر آجاتا ہے۔ بالخصوص کم عمر والے اور کم تجربہ کار اپنے سے بڑوں اور سینئرز سے متاثر ہوتے ہیں۔ بڑوں کو بعض عادات ایسی پڑ چکی ہوتی ہیں جنہیں وہ خود برا جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ایک مصیبت گلے پڑ گئی ہے اور چاہتے ہیں کہ اسے چھوڑ دیا جائے لیکن اپنی کم ہمتی کے باعث اس میں کامیابی حاصل کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی ان کے کم عمر عزیز بچے اور دوست بھی اس عادت میں ملوث ہو کر اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ گویا وہ دوسروں کو بھی ایک مصیبت میں گرفتار کر دیتے ہیں۔ ایسی ہی ایک عادت سگریٹ نوشی کی ہے۔

کم عمر والوں اور چھوٹوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو سگریٹ نوشی میں ملوث ہونے سے محفوظ رکھیں۔ محض "اونچی سوسائٹی" میں گھومنے پھرنے اور دکھاوے کی خاطر کبھی کبھار سگریٹ پینے سے ہی ابتدا ہوتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ اس کی اتنی عادت ہو جاتی ہے کہ پھر یہ گلے سے نہیں اترتی۔ جو لوگ سگریٹ نوشی کے عادی ہو چکے ہوں، خواہ انکی کوئی بھی عمر ہو، انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک مضر صحت چیز ہے۔ حال ہی میں امریکہ کے تمباکو پیدا کرنے والے ادارہ جات کے فنڈز کی فراہمی سے ۷۷ سائنسدانوں نے اس پر ریسرچ کی تو ان میں سے ۹۹ فیصد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پھیپھڑوں کے کینسر سے ہونیوالی اموات کا باعث سگریٹ نوشی تھا اور ۹۸ فیصد نے یہ بیان دیا ہے کہ سگریٹ نوشی منشیات میں سے ہے اور جسے اس کی لت پڑ جائے وہ ایک مسلسل مشکل میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

پس چاہیئے کہ جو لوگ سگریٹ نوشی کی مصیبت میں گرفتار ہو چکے ہیں وہ ہمت سے کام لیتے ہوئے ایک پختہ عزم کے ساتھ اس سے جان چھڑانے کی سعی کریں۔ ترک سگریٹ نوشی کے لئے مذکورہ بالا سائنسدانوں کا بنیادی مشورہ یہ ہے کہ:۔

"QUIT NOW BEFORE IT IS TOO LATE" یعنی ابھی سے اسے ترک کر دیں قبل اس کے کہ بہت تاخیر ہو جائے اور اس کا وقت ہی گذر جائے۔

نیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ میری لینڈ امریکہ نے سگریٹ نوشی ترک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کئے ہیں:۔

(۱) چھوڑنے کے لئے تیاری اور ابتدائی کوشش

(i) نشان دہی کریں کہ آپ کب اور کیوں سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔

(ii) صرف مقررہ جگہوں کے لئے سگریٹ نوشی محدود کر دیں۔

(iii) جب بھی آپ کو سگریٹ کی طلب ہو ایک منٹ کے لئے اسے ملتوی کر دیں۔

(iv) ایک وقت میں صرف ایک ہی ڈبیہ خریدیں۔

(v) ترک کرنے کے لئے کوئی تاریخ مقرر کر لیں۔

(vi) کسی دوست کو بھی ترک سگریٹ نوشی میں اپنے ساتھ شامل کر لیں۔

(۲) ترک کرنے کے دن

(i) صبح کے معمول میں تبدیلی لا دیں اور مصروف رہیئے۔

(ii) اپنی تمام سگرٹوں سے نجات حاصل کریں۔

(iii) جب بھی خواہش زور مارے چار "D" یاد رکھیں۔

DRINK WATER (پانی پیجئے) DELAY (توقف اور تاخیر) DEEP BREATH (گہرے سانس لینا) اور DO SOMETHING ELSE (کسی اور کام میں مصروف ہو جائیے)

(iv) اپنے ماحول میں دوست احباب کو بتا دیں کہ آپ نے سگریٹ نوشی ترک کر دی ہے۔

(v) دن بھر سگریٹ نوشی سے بچے رہنے کی خوشی میں اپنے آپ کو کوئی "انعام" دیجئے۔

(۳) برقراری۔ استقلال سے قائم رہنا

(i) اگر پہلے سے زیادہ نیند آوے یا معمول سے زیادہ چڑچڑا پن پیدا ہو۔ تو زیادہ فکر مند نہ ہوں یہ وقتی علامات آہستہ آہستہ دور ہو جاویں گی۔

(ii) جسمانی طور پر پہلے سے زیادہ سرگرم عمل اور مستعد ہو جاویں۔

(iii) ترکِ سگریٹ نوشی کے فوائد اور اس کے مثبت پہلوؤں پر غور کرتے رہیں۔

(iv) جب کبھی ٹو اور تناؤ پیدا ہو تو اپنے آپ کو مصروف رکھئے۔

(v) بھوک سے اجتناب کے لئے ناشتہ اور کھانا باقاعدہ وقت پر کھاویں۔

(vi) جو رقم سگریٹوں کی خریداری نہ کرنے سے بچی ہے انسے ایک "کچی" "صندوقچی" میں ڈالتے جاویں۔

(vii) دوسرے لوگوں کو آگاہ کریں کہ آپ نے سگریٹ نوشی کلیۃً ترک کر دی ہے۔ اکثر لوگ آپ سے پورا پورا تعاون کریں گے اور اس عمل میں مددگار ثابت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم میں سے ہر چھوٹے اور بڑے کو اس مصیبت میں گرفتار ہونے سے محفوظ رکھے اور جو اپنی کم فہمی کم علمی اور کم تجربہ کاری کی بنا پر یا ماحول سے متاثر ہو کر اس میں پھنس چکے ہیں۔ ان کو جلد اس سے نجات پانے کی توفیق عطا فرماوے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ڈاکٹر طارق احمد

یہ بدلتے موسم

موسم کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک تو انسان کے اندر کا موسم ہوتا ہے۔ شعراء کرام کو اکثر اندر کے بدلتے آوارہ پریشان کن موسموں سے کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ (ہم نے اسی لئے مکرم نسیم سیفی صاحب فاضل مدیر الفضل کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی توجہ شعر و شاعری سے کم کر کے نثر کی طرف زیادہ کر لی ہے)

(توجہ ختم تو نہیں کریں نا۔ ختم کرنے کا میں کبھی مشورہ نہیں دے سکتا۔ البتہ نثر کی بھی ضرورت ہے۔ نسیم سیفی)

اور ایک موسم باہر کا ہوتا ہے۔ اس کے بھی فطرتِ انسانی پر مثبت یا منفی اثرات ضرور مرتب ہوتے ہیں۔ بقولِ شاعر ؎

کچھ تو بدلا ہے موسموں نے مجھے\
اور کچھ میں اُداس رہتا ہوں

مگر اس وقت تو اس کرہ ارض کے مجموعی موسم کی بدلتی کیفیات کا تذکرہ مقصود ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین ماحولیات و موسمیات کو فکرمند کر رکھا ہے۔ دراصل گذشتہ ایک دہائی سے زمین کا موسم گرم تر ہوتا جا رہا ہے۔ ارشاد قرآنی

"اور جب آسمان میں سوراخ ہو جائیں گے۔"

کے عین مطابق زمین کے گرد لپٹے غلاف اوزون (OZON) کی تہ میں چند سوراخ ہو چکے ہیں جن کا سبب کرہ ارض پر بڑھتی ہوئی روز افزوں آلودگی ہے۔ زمین کا درجہ حرارت سورج سے آنے والی مخصوص زیر سرخ اور بالائے بنفشی (INFRA-RED, ULTRA-VIOLET) شعاعوں کی وجہ سے بڑھ رہا ہے جو کہ اس سے قبل اوزون کی سالم موٹی تہ کی وجہ سے بڑی حد تک روک لی جاتی تھیں۔ درجہ حرارت میں اس زیادتی کی وجہ سے زمین کے موسموں میں چند تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ اور اگر آلودگی اسی رفتار سے بڑھتی رہی تو یہ بدلتے موسم اپنا رنگ ڈھنگ مزید بدلنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ منیلا میں منعقدہ ایک کانفرنس میں جو کہ ایشیائی ترقیاتی بینک کے زیر اہتمام منعقد ہوئی، شرکاء کو یہ بتایا گیا کہ اگر زمین کے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے بحرِ منجمد شمالی و جنوبی نے پگھلنا شروع کر دیا۔ اور اس سے سطح سمندر میں ایک میٹر کی بلندی کا اضافہ ہو گیا تو دنیا کے کون کون سے ممالک پر کیا اثرات ظاہر ہوں گے۔

چنانچہ ایک اندازے کے مطابق اگر سمندر کا پانی صرف ایک گز مزید اونچا ہو جائے تو اس سے بنگلہ دیش کا ۱۷،۵ فیصد زرعی علاقہ زیر آب آجائے گا اور ۱۳ فیصد آبادی کو نقل مکانی کرنا پڑے گی اسی طرح بھارت کا ۱۷۰۰ مربع کلومیٹر کا علاقہ پانی کی نذر ہو جائے گا۔ جس سے کم از کم ۷۷ ملین آبادی متاثر ہو گی۔ جبکہ انڈونیشیا کا ۹۵،۰۰۰ ہیکٹر زیر کاشت علاقہ سمندر کا حصہ بن جائے گا۔ جس سے ۱۶۴،۰۰۰ گھرانے اپنے ذرائع آمدنی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اسی طرح زیادہ درجہ حرارت کے باعث انڈونیشیا کے جنوب مشرقی علاقوں میں موسلا دھار بارشوں میں بھی زبردست اضافہ ہو جائے گا۔ ملائشیا بھی ان تبدیلیوں سے محفوظ نہیں رہے گا۔ چنانچہ اندازاً اس کی دو فیصد زیر کاشت اراضی زیر آب آجائے گی۔ اسی طرح پاکستان کا ۱۷۰۰۰ مربع کلومیٹر علاقہ پانی کی نذر ہو جائے گا۔ پاکستان کے متعلق تو یہ بھی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح: مکرم عتیق احمد سیٹھی صاحب مقیم جرمنی کا نکاح عزیزہ صائمہ سیٹھی بنت شیخ غفور احمد شاکر صاحب بسطامی روڈ سمن آباد لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ -/۶۰۰۰ جرمن مارک حق مہر پر مکرمی قریشی محمود صاحب پریذیڈنٹ حلقہ سمن آباد لاہور نے احمدیہ دار الحمد سمن آباد میں مورخہ ۸ رجون ۹۲ء بعد از نماز مغرب پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی: عزیزہ عنبر بن قدوس بنت مکرم عبدالقدوس صاحب نے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ڈویژن میں ۷۷۵/۸۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

درخواستِ دعا: مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب سائیکل ورکس دارالیمن ربوہ کے بڑے بیٹے کچھ دنوں سے یرقان اور دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے اور علاج جاری ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

گمشدہ کاغذات

خاکسار کے چند ضروری کاغذات بازار سے دارالیمن شرقی آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئے ہیں۔ جو سفید لفافے میں ہیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ براہِ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

سلطان محمود مکان نمبر ۳۱/۱۱
دارالیمن شرقی ربوہ

ریڈنگ روم سے اچھے اچھے رسالے یا کتابیں لا کر پڑھنا بچوں کے لئے نہایت مفید مشغلہ ہے۔ اسکی سرپرستی کیجئے اور اس سلسلے میں بچوں کی راہنمائی کیجئے۔ لیکن اس بات کا بھی اہتمام کیجئے کہ وہ جماعت کا لٹریچر خاص طور پر الفضل اور دیگر رسالے یعنی خالد اور تشحیذ الاذہان وغیرہ بھی پڑھتے ہیں۔ بلکہ کبھی کبھی انہیں اخبار الفضل اور دیگر رسالے دے کر ان سے کہیئے کہ وہ ان کا کوئی حصہ آپ کو پڑھ کر سنائیں۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

علیہ وسلم نے دوڑ کر نماز باجماعت میں شامل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ

انسانی وقار کے خلاف ہے اور اس میں تکلف پایا جاتا ہے۔ (دین) ہم کو یہ سکھاتا ہے کہ ہم کسی بات میں غلو نہ کریں۔ اور ہر بات میں نیکی اور فطرت کو ملحوظ رکھیں۔ ہاں جس حد تک نیچر ہماری ترقی میں روک بنتا ہو اس حد تک اس کو اختیار نہ کریں جس کا اختیار کرنا ضروری نہیں۔ مثلاً جسم کو ننگا رکھنا ہے۔ ممکن ہے کوئی شخص کہے کہ جب ہر بات میں نیچر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے تو جسم کو کپڑوں سے کیوں ڈھانکا جاتا ہے۔ ننگے بدن کیوں نہیں پھرا جاتا۔ تو یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس حد تک نیچر کے پیچھے چلنا کامل ترقی میں روک پیدا کرتا ہے۔ یہ نیچر کا فیصلہ بڑی عمر والوں کے متعلق نہیں بلکہ بچوں کے متعلق ہے۔ اسی طرح ناخن بڑھا لینا۔ یہ بھی نیچر کا تتبع نہیں بلکہ اپنے آپ کو وحشی ثابت کرنا ہے۔ گو آجکل مغربیت کے اثر کے ماتحت فیشن ایبل عورتوں نے بھی ناخن بڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔ یوروپین عورتیں تو اس میں اس قدر غلو سے کام لیتی ہیں۔ کہ وہ آدھ آدھ انچ تک اپنے ناخن بڑھا لیتی ہیں۔ اور پھر سارا دن ان ناخنوں سے میل نکالنے انہیں صاف کرنے اور ان پر رنگ و روغن کرنے میں صرف کر دیتی ہیں۔ مگر وہ اتنا بڑا گڑھا ہوتا ہے کہ آسانی سے تمام میل نہیں نکل سکتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ تو وہ میل نکالتی ہیں اور کچھ اس میل کو چھپانے کے لئے اس پر روغن کرتی ہیں۔ اور چونکہ ناخنوں کی میل کی وجہ سے پھر بھی کچھ نہ کچھ بو آتی ہے اس لئے پھر یوڈی کلون کا استعمال کرتی ہیں۔ گویا وہ اپنی عمر کا ایک معتدبہ حصہ صرف ناخنوں کی صفائی پر ہی صرف کر دیتی ہیں۔ اور اس طرح اپنی زندگی کو برباد کر دیتی ہیں۔ اس قسم کی باتوں میں دوسروں کی تقلید اختیار کرنا محض مغربیت ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں مغربیت کے اثر سے متاثر مت ہو تو اس کے معنے یہی ہوتے ہیں کہ اپنے اوقات کو ظاہری جسم کی صفائی اور اس کے بناؤ سنگھار کے لئے اس قدر خرچ نہ کرو کہ اور کاموں میں حرج واقع ہونے لگ جائے۔ اور تم دینی کاموں میں حصہ لینے سے محروم رہ جاؤ۔ مرد کا حسن اس کے بناؤ سنگھار میں نہیں بلکہ اس کی طاقت اور اس کے کام میں ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو دنیا میں کام کرنے والے ہیں عورتیں ان سے شادی کرنے کے لئے بے تاب رہتی ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ ان کے ساتھ شادی کرنے میں ان کی عزت ہے۔ اور ایسے مرد سے وابستہ ہونا کبھی

پسند نہیں کرتیں جو محض ظاہری بناؤ سنگھار کی طرف توجہ رکھتا ہو اور کام کوئی نہ کرتا ہو۔ درحقیقت مرد کا حسن اس کے کام میں ہے۔ ظاہری بناؤ سنگھار میں نہیں مشہور ہے کہ خانِ خاناں جو ایک بہت بڑے جرنیل اور بڑے بہادر اور بڑے سخی گذرے ہیں۔ انہیں ایک عورت نے لکھا کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ جنرل خان خاناں نے لکھا کہ آپ اس بات میں مجھے معذور سمجھیں۔ وہ عورت کسی اچھے خاندان میں سے تھی۔ اس نے پھر لکھا کہ میں تو مر رہی ہوں۔ اور چاہتی ہوں کہ آپ سے ضرور شادی کروں۔ انہوں نے پوچھا کہ آخر مجھ سے شادی کرنے سے تمہاری غرض کیا ہے۔ وہ کہنے لگی میں نے آپ کے اخلاق، آپ کی شجاعت اور آپ کی سخاوت کو دیکھا ہے۔ اور میرا جی چاہتا ہے کہ میری بھی ایسی ہی اولاد ہو۔ عبدالرحیم خان خاناں لطیفہ سنج تھے۔ انہوں نے اسے لکھا۔ بیگم یہ تو ضروری نہیں کہ اگر تم مجھ سے شادی کرو تو میری اولاد ضرور میرے جیسی ہی پیدا ہو۔ ہاں چونکہ تم کو میری جیسی اولاد کی خواہش ہے اس لئے میں آج سے تمہارا بیٹا ہوں۔ اور آپ میری ماں ہیں۔ جو خدمت میں اپنی ماں کی کیا کرتا ہوں آئندہ وہی خدمت آپ کی کیا کروں گا۔ تو دیکھو یہ اخلاق کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ چونکہ اچھے اخلاق والا انسان تھا۔ اس لئے اس نے قلوب پر اثر ڈال لیا۔ سو ظاہری بناؤ سنگھار کی بجائے اچھے اخلاق دلوں پر اثر کیا کرتے ہیں۔ اور اگر جسمانی لحاظ سے صحت بہتر ہو تو پھر بھی جو لوگ مضبوط جسم رکھنے والے اور اچھے کام کرنے والے ہوں انہیں کی زیادہ محبت قلوب میں پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ محبت بڑی پاکیزہ اور ہر قسم کی گندگی سے منزہ ہوتی ہے۔ مگر جو شخص اپنا وقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں ضائع کر دیتا ہے وہ نیکی کے بڑے بڑے کاموں سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس میں خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے کاموں کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنے اعمال کو (دین) کی تعلیم کے مطابق بنائیں۔ چونکہ اب تین بجے کی گاڑی پر خدام نے واپس جانا ہے۔ اس لئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اگلے سال خدام الاحمدیہ کو اس سے بھی اچھا اور بہتر کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ
۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اور ان کے دامن میں پرورش پانے والے جاندار غیر محفوظ ہو کر ختم ہو گئے۔ اور جو باقی بچے انہوں نے خوراک کے حصول کے لئے آبادیوں کا رخ کیا۔ اور انسان کے سدھائے ہوئے کتوں۔ آتشیں اسلحہ اور بچھائے گئے جال کا شکار ہوئے۔ حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ وہ لوگ جو اپنے بچوں کی تربیت سے غافل ہیں وہ جانوروں کے بچوں کی تربیت کرتے ہیں۔ جو کہ پنجرے میں بند طبعی عمر سے کم عمری میں ہی مر جاتے ہیں۔ اور نامناسب ماحول کی وجہ سے اپنی نسل بڑھانے میں بھی ناکام رہتے ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اس ورثے کی حفاظت کریں جو کہ خدا نے ہمیں ودیعت کیا ہے۔ کیونکہ اسی میں ہمارا مفاد ہے۔ اور ہماری آنے والی نسلوں کا بھی اسی میں ہی فائدہ ہے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

پس منظر میں دو سکھ صاحبان اور اخبار بدر قادیان کا دفتر نظر آ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے حق میں بھی حضورِ انور کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

کہا جا چکا ہے کہ آج سے اربوں سال قبل جس طرح ملتان تک کا علاقہ سمندر کا حصہ تھا اسی طرح آج سے کئی سو سال بعد سمندر اپنی پرانی حیثیت اختیار کر کے پاکستان کے جنوبی علاقوں کو دوبارہ اپنی آغوش میں لے لے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس سارے علاقے میں شدید قسم کے طوفانوں اور جھکڑ آندھیوں وغیرہ کے آنے کی بھی پیشگوئی کی گئی ہے۔ قارئین کو تو یاد ہو گا آج سے چند سال قبل امریکہ میں شدید قسم کے طوفانوں نے کتنی تباہیاں مچا دی تھیں۔ اسی طرح چند سالوں سے امریکہ اور آسٹریلیا کے جنگلات میں آگ بھڑک اٹھنے کے واقعات میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

البتہ ایشیائی ترقیاتی بینک نے یہ بات بطور امید یاد کروائی ہے کہ ان تباہیوں سے اگر ہم بچنا چاہیں تو بچ سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ جنگلات اگانے کے ساتھ ساتھ ہر طرح کی آلودگی کو کم کرنا پڑے گا۔ اور یہ کام حضرتِ انسان ہی نے کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۲۸۔جولائی آج صبح سے تیز دھوپ نکلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے گرمی میں اضافہ ہو گیا ہے۔
صبح چھ بجے سے بجلی بند ہے جس کی وجہ سے شدید گرمی میں شہریوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے بتایا ہے کہ حکومت قومی اسمبلی میں دو تہائی اکثریت کھو بیٹھی ہے۔ لہٰذا اقتصادی اصلاحات کو آئینی تحفظ فراہم کرنے کا کام اب ممکن نہیں رہا۔ انہوں نے حزب اختلاف سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلے پر حکومت کے لئے مسائل پیدا نہ کرے بلکہ آئینی تحفظ دینے کے لئے مثبت رویے کا مظاہرہ کرے۔

○ بلدیہ کراچی توڑ دی گئی ہے۔ میئر فاروق ستار کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دو میونسپل کمیٹیاں بھی توڑ دی گئی ہیں ان سب میں ایم کیو ایم کی بھاری اکثریت تھی۔ سر دست چھ ماہ کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔

○ کراچی میں مزید گرفتاریوں کے بعد بعض اہم رازوں کا پتہ چلا ہے۔

اندرون سندھ سے تعلق رکھنے والی ایک اہم ترین شخصیت کی گرفتاری کا امکان ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے رکن اور حیدر آباد کے ڈپٹی میئر مسٹر رشید احمد خان کی گرفتاری کے لئے ان کے مکان پر چھاپہ مارا گیا۔ مگر وہ گھر پر نہ تھے۔ شہر سے متعدد دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت سندھ آپریشن کے سیاسی نقصانات کم کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ایم کیو ایم کے بعض روپوش اراکین کو حکومت میں شامل کرنے کی کوشش جاری ہے۔

○ وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ فوج کا یہی کردار کافی ہے کہ وہ سرحدوں کی حفاظت کرے۔ اسی میں اس کی سرخروئی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن میاں زاہد سرفراز نے کہا ہے کہ چند دنوں کی بات ہے حکومت کا ڈراپ سین ہونے والا ہے۔

○ مسلم لیگی لیڈر ملک قاسم نے فوج سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صدر اور حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کریں۔

○ وزیر مملکت برائے خارجہ نے بتایا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں اور اب امریکی رویہ میں مثبت تبدیلی آ گئی ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ نے کہا ہے کہ وہ جام صادق کی پالیسیوں پر ہی عمل کر رہے ہیں۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے مقبوضہ کشمیر کے شہر پلوامہ میں گورنر مقبوضہ کشمیر کے مشیر لیفٹیننٹ جنرل ذکی کے ہیلی کاپٹر پر مشین گنوں سے فائرنگ کی۔ جنرل ذکی بچ گئے۔ لیکن اس کے بعد فوج نے پورے شہر پر گولیوں کی بارش کر دی۔ جس کے نتیجے میں پورا شہر آبادی سے خالی ہو گیا۔ متعدد شہری زخمی ہو گئے۔ حریت پسندوں نے بانہال میں ۵۔ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے میر پور ماتھیلو میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں سات بے گناہ دیہاتیوں کے قتل پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام ڈاکوؤں کے رحم و کرم پر ہیں حکومت بھی استحصال کر رہی ہے

○ باخبر ذرائع کے مطابق وزارت قانون ایک ایسا مسودہ قانون تیار کر رہی ہے جس کے تحت فوج سندھ میں سرسری سماعت کی عدالتیں قائم کر سکے گی۔ مروجہ عدالتی نظام کو قائم رکھا جائے گا۔ اس کے تحت فوجی ایسے ملزموں کو سزا دے سکیں گے جن کو انہوں نے خود گرفتار کیا ہو گا۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے پی ڈی اے کے ۳۰۔جولائی کے احتجاجی پروگرام میں شرکت سے معذرت کر لی ہے۔

○ بھارتی مقبوضہ کشمیر میں سکھ فوجیوں نے ۶ ہندو فوجیوں کو گولی سے اڑا دیا۔ ہندو فوجیوں نے انہیں غداری کے طعنے دیئے تھے۔

○ کراچی میں فائر بریگیڈ کے افسر سمیت ایک درجن افراد کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

○ صدر نے قومی اسمبلی کا اجلاس ۳۔اگست کو طلب کر لیا ہے۔

احباب ہوشیار رہیں

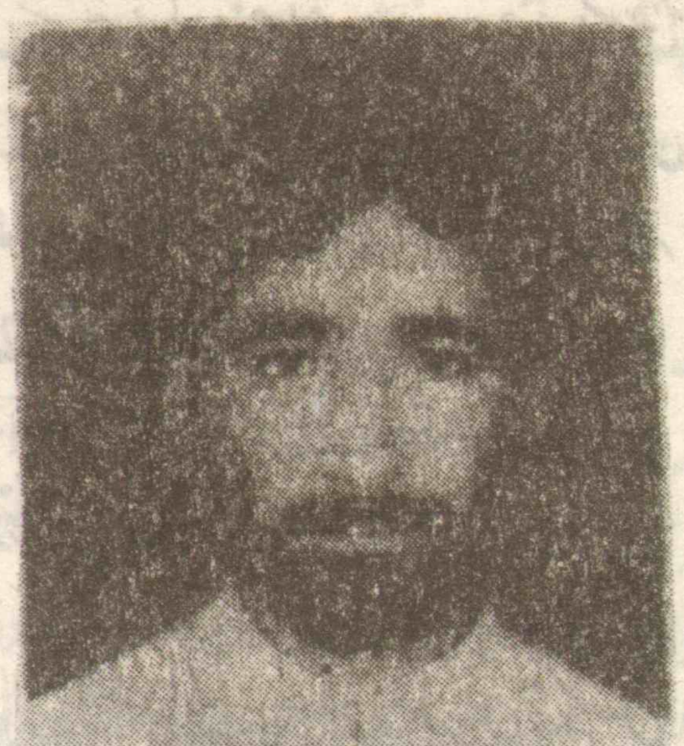

معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص جو اپنا نام محمد اشرف ولد خیر دین راجپوت بتاتا ہے اور موضع سٹھیالہ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کا رہنے والا ہے۔ اپنے آپ کو مربی سلسلہ ظاہر کر کے دھوکہ دہی کی وارداتیں کرتا ہے۔
براہ کرم احباب اس شخص سے ہوشیار رہیں ـــــــ ناظر امور عامہ ربوہ

تریاقِ اٹھراء
اٹھراء کے کامیاب علاج کیلئے فی کورس -/۵۰ روپے
نورِ نظر مشہور عالم گولیاں
اولاد نرینہ کیلئے۔ فی کورس -/۶۰۰ روپے
زدجامِ عشق ۱
مکمل کورس ۶۰ گولی۔ فی کورس -/۶۰۰ روپے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)
فون دواخانہ: ۵۳۸ فون گھر: ۳۳۸

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

مکان و اشیاء فوری فروخت
محلہ نشکو پارک میں برلب
ساہیوال روڈ کارنر کا پلاٹ رقبہ ۱۲ مرلے چار دیواری بجلی پانی درعقب میں ۱۲ مرلے کا مکان ۲ کمرے کچن پانی بجلی۔ ۲۔ محلہ دار الفضل میں ۲ کنال میں ۸ کمروں پر مشتمل میٹھا پانی بجلی سوئی گیس کی پائپ بچھ گئی ہے۔ کوکنگ رینج۔
ڈیپ فریزر۔ ایئر کنڈیشن۔ فریج۔ ٹیپ ریکارڈ صوفہ سیٹ۔ ڈائننگ ٹیبل سیٹ۔ ایئر کولر و گھریلو استعمال کا فرنیچر۔
اگر آپ نے کوئی چیز خریدنی ہو یا فروخت کرنی ہو تو ہماری خدمات حاصل کریں۔
پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر اقصیٰ چوک ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

ضرورت انجینئرز
ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مل کیلئے چند نئے فارغ التحصیل B.E مکینیکل/الیکٹریکل انجینئرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد خاکسار کو کام کے اوقات میں مندرجہ ذیل پتہ پر فوری طور پر ملیں۔
ایڈمنسٹریٹو منیجر
شاہ تاج ٹیکسٹائل مل ۴۶ کلومیٹر۔ لاہور ملتان روڈ
نزد گولڈن جوس فیکٹری۔ بھائی پھیرو